|  |  |
| --- | --- |
| آؤ رولیں شہِ کربلا کو  زندگی کا بھروسا نہیں ہے | جو بھی گرتا ہے اِس غم میں آنسو  کوئی بیکار جاتا نہیں ہے |
| جب جلے ہوں گے خیمے حرم کے  جب چھنی ہوں گی سر سے ردائیں  کیا بنی ہو گی سیدانیوں پر  وہ سماں دل سے جاتا نہیں ہے | بحرِ تعظیم اُٹھو اے اکبر  پردا داری کرو میرے دلبر  آ رہی ہے سواری پھوپھی کی  جس کا کوئی سہارا نہیں ہے |
| کربلا میں جو جائے گی زینب  کیا بتائے گی بھائی کو زینب  چھٹ کے زنداں سے جو آ رہیں ہیں  اُن میں پیاری سکینہ نہیں ہے | جب مدینے میں جائے گی زینب  کیا بتائے گی صغریٰ کو زینب  وہ نشانِ رسن بازوؤں پر  نیل اب تک بھی چھوٹا نہیں ہے |